ہفتے کے دن روزہ رکھنا کس حدیث میں منع کیا گیا ہے؟

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1807

تاریخ اجراء: 29ربیع الاول1446ھ /04اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیاہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے کسی حدیث میں منع کیا گیا ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صرف ہفتے کے دن کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے کہ حدیث شریف میں ہفتے کے دن کا روزہ رکھنے سے ممانعت آئی ہے جس کی وجہ یہودیوں سے مشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے، مگر اس کی تعظیم بہت کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ اگر کسی ایسی تاریخ کو ہفتے کا دن آگیا کہ اس تاریخ میں روزہ رکھنے کی حدیث میں فضیلت وارد ہوئی ہے مثلاًیومِ عرفہ (9ذوالحجّہ)،یومِ عاشورہ(10 محرم الحرام)وغیرہ، تو اس صورت میں تنہا ہفتے کا روزہ رکھنا بھی بلا کراہت جائز ہوگا،اس طرح اگر ہفتے کے ساتھ جمعہ کا یااتوار کا بھی روزہ رکھ لیا، تو بھی کوئی کراہت نہیں۔

حدیث شریف میں تنہا ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے چنانچہ امام ترمذی علیہ الرحمہ ایک صحابیہ صماء بنتِ بسر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:"لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض اللہ علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن ومعنی کراھتہ فی ھذا ان یخص الرجل یوم السبت بصیام لان الیھود تعظم یوم السبت "ترجمہ: ہفتے کے دن کا روزہ نہ رکھو مگر وہ جو تم پر فرض کیا گیا ہو، اگر تم میں سے کوئی انگور کی چھال اور درخت کی ٹہنی کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسی کو چبالے۔امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اس دن روزہ رکھنے کی کراہت سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص ہفتے کے دن کو خصوصیت کے ساتھ روزہ رکھنے کے لئے مقرر کرلے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔(سنن ترمذی، جلد1، صفحہ401، مطبوعہ

کراچی، ملتقطاً)

علامہ علیہ قاری رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”وماافترض یتناول المکتوب والمنذوروقضاء الفوائت وصوم الکفارۃوفي معناہ ماوافق سنۃ مؤکدۃ کعرفۃ وعاشوراءاووافق وِرداً۔۔۔واتفق الجمھورعلی ان ھذاالنھی والنھی عن افرادالجمعۃ نھی تنزیہ لا تحریم“یعنی حدیث شریف میں جو فرض روزوں کا استثناء کیا گیا تو اس میں فرض روزے، منت کے روزے، قضا روزے، کفارے کے روزے شامل ہیں اور اسی معنی میں وہ روزے بھی ہیں جن کی تاکید حدیث شریف میں آئی یا جن کے بارے میں فضیلت وارد ہوئی ہے جیسا کہ عرفہ اور عاشورہ کا روزہ نیز جمہور علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ تنہا ہفتے اور تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، جلد4، صفحہ301، مطبوعہ ملتان، ملتقطاً)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:”یعنی نفلی روزہ صرف ہفتہ کے دن نہ رکھو کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے مگر اس کی تعظیم بہت ہی کرتے ہیں، تمہارے اس روزے میں ان سے اشتباہ ہوگا۔ جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے لہٰذا یہ حدیث ہفتہ کے دن روزے کی احادیث کے خلاف نہ ہوگی کہ وہ بیانِ جواز کے لئے ہیں اور یہ حدیث استحباب کے لئے، اگر ہفتہ کے ساتھ اور دن کا بھی روزہ رکھ لیا جائے تو مشابہت نہ رہے گی نہ ممانعت، یہاں فرض سے مراد صرف شرعی فرض نہیں بلکہ بمعنی ضروری ہے لہٰذا رمضان، قضائے رمضان، نذر، کفارہ، عاشورے، گیارہویں، بارہویں وغیرہ متبرک تاریخوں کے روزے اس دن میں رکھنا بلا کراہت جائز ہیں۔“(مرآۃ المناجیح، جلد3، صفحہ192، ضیاء القرآن لاھور)

فیضانِ رمضان میں ہے:”صرف ہفتے کے دن کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آگیا تو تنہا جمعہ یا ہفتے کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں مثلاً 15 شعبان المعظّم، 27 رجب المرجّب وغیرہ۔“(فیضان رمضان، صفحہ379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم